

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری ایچ۔ اے۔ وائیلی صاحب ایمپرس روڈ - لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین واشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں ✦

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۶ مئی ۱۹۲۷ء	نمبر ۱۸

میلہ کنبھ پر آر۔ پی اور اے۔ پی مشن کا کام

مندرجہ ذیل بیان پادری جان سی ٹیلر صاحب کی رپورٹ سے ماخوذ ہے۔ جو مسٹر چمن خاں نے ہمیں لاکر دیا ہے جو خود میلہ کے تمام ایام میں ہردوار میں مسیحی خدمت انجام دیتے رہے تھے اور ۲۷ اپریل کے روز دفتر نور افشاں میں تشریف لائے تھے اس کے سوا آپ کی زبانی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ ہردوار میں آر۔ پی مشن کی طرف سے خداوند کی خدمت کرینگے جس کے لئے ہمارا دل خوشی سے بھر گیا ہے پادری ٹیلر صاحب کی رپورٹ کا ملخص ذیل ہے۔ ایڈیٹر

آپ میلہ کنبھ ہردوار کے کام کی رپورٹ سے جو وہاں کیا گیا سن کر ضرور خوش ہونگے۔ وہاں پر ۱۱ بائبل فروخت ہوئیں ۱۹۲ نئے عہدنامہ کی کاپیاں اور ۱۲۸۰ اناجیل کے حصے اور ۲۲۶ انجمن کے رسالے اور ۱۱۹ دوسرے ٹریکٹ فروخت ہوئے اور ۹۰۰۰ ہینڈبل مفت تقسیم کئے گئے۔

میلہ کے تمام ایام میں کھلے میدان میں شامیانہ کے نیچے متواتر ہم صبح ۹ بجے تک منادی اور وعظ ونصیحت ہوتی رہی۔ سادھوؤں اور دیگر سائلین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اکثر آریہ صاحبان اور ان کے چیلوں سے دیر دیر تک مکالمہ اور سوال وجواب ہوتا رہا۔ اس کے سوا کتب فروشی کے اوقات میں شخصی کام بہت اچھی طرح سے کیا گیا جس کا بیان اس اختصار میں نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ہماری تمنا اور گذارش ہے کہ مسیحی ذیل کی باتوں کے لئے خاص کر دعا کرتے رہیں (۱) ستیا پریہ۔ ایک مسلم آریہ سادھو۔ جو ترک اسلام کرکے آریہ بن گیا تھا۔ وہ ہم سے دس روز تک بحث مباحثہ زور کے ساتھ کرتا رہا۔ اس نے صفائی سے ہمیں بتلایا کہ میں اسلام کی بابت بالکل تصفیہ کر چکا ہوں مگر مسیحیت کی نسبت اب تک میں نے کچھ فیصلہ نہیں کیا ہے۔ وہ نہایت کھلے دل کا جوان ہے۔ جس سے متواتر دس روز تک کلام ہوتا رہا اور وہ چھوت چھات کا بھی قائل نہ تھا۔ ہمارے ساتھ کھاتا پیتا بھی رہا (۲) ایک مسیحی خاندان جو دو ماہ پیشتر آریوں سے شدھ ہو کر مسیحیت سے مرتد ہو گیا تھا مگر وہ انہیں ایام میں نہایت تباہ حالی میں ہو کر واپس آیا ہے۔ وہ اب تک نہایت مصیبت میں ہے (۳) ایک بنگالی سنیاسی کے لئے جو آجکل پادری پی۔ بی۔ رائے صاحب کے پاس مانچسٹر میں ہے (۴) ایک برہمن لڑکے کے لئے جو اس وقت میرے ساتھ رہتا ہے (۵) ڈاکٹر ہردواری سنگ کے لئے جو ایک نہایت معزز صاحب ہیں جنہوں نے ہردوار کے میلے کے مسیحی کام کو دیکھ کر اپنا تعجب اور اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ہم سے چاروں اناجیل مطالعہ کے لئے لیں۔ اب یہ ہمارے لئے ایک موقع ہے کہ ہم اس تمام کام پر خدا کی برکت مانگیں جو میلہ پر ہو چکا ہے۔

مزید براں یہ رپورٹ صرف آر۔ پی اور اے۔ پی مشن ورکرس کے کام کی ہے۔ ہمارے سوا ایس۔ پی۔ جی مشن اور میتھوڈسٹ مشن اور دیگر مشنوں کے ورکرس یا کارگذار بھی کام میں معروف رہے تھے۔ جن کے کام کی رپورٹ اُن کے پاس ہوگی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے تمام کارگذار بالکل تندرست رہے۔ حالانکہ شفاخانہ کی رپورٹ سے جو یکم فروری سے ۱۳ اپریل کے وقت تک محدود ہے۔ وہاں پر ہم کیس ہیضہ کے واقع ہوئے جن میں سے ۲۳ اموات ہوئیں۔ چند کیس سال پاکس کے بھی ہوئے۔ مگر یہ تمام واقعات اس جم غفیر کے مقابل کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہیں جو ہردوار میں جمع ہوا تھا۔ جان سی ٹیلر معرفت مسٹر چمن خان مبشر انجیل

۲۳ اپریل ۱۹۲۷ء مقام رڑکی

مہاتما سادھو سندر سنگھ اور تبت کا دورہ

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز مہاتما سادھو سندر سنگھ تندرست ہیں اور آپ انجیل کی خدمت کے لئے تبت کا سفر کرنے پر تیار ہیں۔ بلکہ آپ ۱۹ اپریل کے روز تبت کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ کا ارادہ ماہ جولائی کے آخر تبت سے واپس تشریف لانے کا ہے۔

ناظرین کرام سے اور جملہ مسیحیوں سے خصوصاً مسیحی جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ مہاتما جی کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ یہ بات کسی واقفکار سے پوشیدہ نہیں کہ مہاتما جی کے لئے اس سفر میں قدم قدم پر خطرے اور دشواریاں درپیش ہیں۔ انسانی خطروں کے سوا جنگلی درندوں اور پہاڑی نشیب و فراز اور بھوک و پیاس کی مشکلات قدم قدم پر آپ کا مقابلہ کرنے کو آپ کے روبرو ہیں۔ ہمیں آپ کی زندگی کی سلامتی اور مسیحی خدمت کی کامیابی کے لئے ہمیشہ خدا سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اُن کا یہ سفر بخیر اور خدا کے جلال کے اظہار کا باعث ہو۔ ہم بھی خدا سے یہی دعا کرتے رہینگے کہ خدا آپ کے جانے اور آنے میں اس وقت سے لیکر ابد تک آپ کا محافظ ہو۔ آمین۔

تقررات و تبدیلیاں

مسیحی پبلک یہ معلوم کر کے ضرور خوش ہوگی کہ پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب بی۔ اے ہوم مشن سکرٹیری تھانیسر فیلڈ کے انچارج مقرر ہوئے ہیں آپ انبالہ چھاؤنی میں مقیم رہینگے اور لودھیانہ پریسبٹری کی ہوم مشن فیلڈ کے کام کو انجام دینگے۔

اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی طے ہو چکا ہے کہ ہمارے مشہور و معروف پادری عبد الحق صاحب خادم انجیل سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ میں پروفیسر مقرر ہو گئے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قرار پائی ہے کہ مسٹر پیٹر جو تا حال سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ میں استاد تھے۔ وہ رائے کوٹ ضلع لودھیانہ کے کام کا چارج لیں اور پادری استیفان۔ خزان سنگھ صاحب علاقہ روپڑ میں مسیحی خدمت کو انجام دیں۔

اس کے سوا پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب مینجر نور افشاں فرلو پر امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں اور اُن کی جگہ پادری ایچ۔ ای واکل صاحب مینجر نور افشاں مقرر ہوئے ہیں۔

علاوہ ازیں لاہور میونسپل کمیٹی کے تازہ انتخاب میں مسٹر آئی۔ جے انگلس دوبارہ میونسپل کمشنر منتخب ہوئے ہیں۔

ہم جملہ صاحبان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے نئے اور پرانے منصبوں سے اُن کی نئی اور پرانی جگہوں میں اُن کی زندگی کی جملہ خدمات سے جلال پائے اور انہیں ہر ایک نیک کام میں کامیاب فرمائے۔ آمین

جنت نشین بزرگ ڈاکٹر خیر الدین صاحب مرحوم کی زندگی کا مختصر احوال

(مبارک ہیں وہ مردے جو خداوند میں ہو کر مرتے ہیں)

محبت تقاضا کر رہی ہے کہ ہر دلعزیز بزرگ ڈاکٹر خیر الدین صاحب مرحوم کا کچھ حال لکھوں پر دل شکستہ ہے اور اس حالت میں اُن کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ کا بیان کرنا نہایت محال ہے۔ کہاں لکھوں اور کہاں ختم کروں۔ اس میں مرحوم کا وہ محبت بھرا خط جو ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء کا اُن کے دست مبارک سے لکھا ہوا ہے۔ دوبارہ پڑھ رہا ہوں اور ایک تصویر جس پر آپ کا چہرہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ دیکھ رہا ہوں۔ دل بے قرار کہتا ہے کہ اب ایسے محبت بھرے خط کون لکھیگا۔ اور ایسی نصیحتیں اور مفید و کارآمد باتیں کون سمجھائیگا۔ کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں سینکڑوں نصیحتیں سنیں اور سنونگا بھی۔ ہزاروں مہربان دیکھے اور دیکھونگا بھی۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ایسا مہربان شریف مزاج جسکی ہر بات پر دل فدا ہوتا تھا اور جس کی ہر نصیحت مردہ دل کو زندہ کرتی تھی مجھ کو نہ ملیگا۔

آہ۔ وہ مہربان کہاں گئے۔ سچ مچ وہ ایسے وطن کو کوچ فرما گئے۔ جہاں سے کوئی مسافر پلٹتا نہیں ؎

شد خزاں و از بہاراں نیست باراں را خبر
آں بہاراں و خزاں بزم یاراں را چہ شد

گذشتہ جنوری ۱۹۲۳ء کی پندرھویں تاریخ کو ۴ سال ہوئے کہ میں سی۔ ایم۔ مشن ہوسپٹل (سخی سرور) میں جناب ڈاکٹر صاحب نیک ذات کے ماتحت ملازم ہوا۔ مجھے وہ پہلا دن خوب یاد ہے جب بزرگ ڈاکٹر صاحب نے بڑی شفقت سے میرے ساتھ باتیں کیں اور اپنے گھر لے گئے۔ اُس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی تب سے آج تک وہ مجھ یتیم لڑکے کے ساتھ ایسے پیش آتے رہے کہ میں اپنے سارے رشتہ دار بھول گیا۔ ہم میں حقیقی باپ بیٹے کا سا پیار تھا۔ اور جو کچھ میں آج ہوں وہ سب مرحوم ڈاکٹر صاحب کی پدرانہ محبت اور کوشش کا نتیجہ ہوں۔ بے علم تھا علم والا بنایا۔ بے ہنر تھا ہنر (علم حکمت) سکھایا۔ بے خدا یعنی خدا سے دور تھا خدا سے ملایا۔ اکیلا تھا جوڑا بنایا۔ غرضیکہ جتنی نیکیاں مرحوم نے میری بہبودی کے لئے مجھ ناچیز کے ساتھ کی ہیں اگر ترتیب وار بیان کیا جاوے تو ایک مبسوط کتاب بن جاوے۔

ناظرین والا تمکین کی واقفیت کے واسطے بالکل ٹھیک اور مختصر طور پر مرحوم ڈاکٹر صاحب کی زندگی کا احوال درج اخبار نور افشاں کیا جاتا ہے۔

بزرگ ڈاکٹر صاحب مرحوم کا اصل گھر کٹھیالہ میاں سیٹھ تحصیل بٹالہ میں تھا۔ آپ وہاں کے ایک مسلمان خاندان قوم راجپوت بھٹی زمینداروں کے فرزند تھے۔ آپ کے والد مسمی سندھی خاں اول درجہ کے دیندار اور مشہور زمیندار تھے۔ چند خاندانی وجوہات کے سبب آپ کے والد صاحب نے حالتِ زمینداری ہی سے اپنی سکونت امرتسر شہر میں اختیار کر لی تھی چنانچہ ڈاکٹر صاحب بھی مذکورہ بالا وجوہات کے باعث ۱۶ اپریل ۱۸۷۶ء کو شہر امرتسر ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم چونکہ والد صاحب دیندار اور پرہیزگار



نورافشان

مطبوعہ ۶ مئی ۱۹۲۷ء

ہندو آریہ دھرم اور شدھی کے معنے

بندے ماترم لاہور مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء "فساد بند کیوں نہیں ہوتے" کے عنوان کی ذیل میں ہندو دھرم کی مندرجہ ذیل الفاظ میں تعریف کر چکا ہے۔ جس کا وہ خود ذمہ وار ہے کہ

"اسی سلسلہ میں ہم ہندو دھرم کی روحانیت اور وراثت ہونے پر بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام یا عیسائیت عالمگیر ہونگے۔ لیکن ہندو مذہب کا یونیورسلزم اور ہی خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندو دھرم نے ہر ایک خیال کی ہمیشہ قدر کی ہے۔ اسلام یا عیسائیت ان معنوں میں عالمگیر ضرور ہے کہ جو بھی شخص چاہے کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو ان میں داخل ہو تو اُسے دوسرے ہم مذہبوں کے مساوی حقوق مل جاتے ہیں۔ غیر مذاہب والوں کو وہ حقوق دینے کو تیار نہیں۔ لیکن ہندو دھرم نے ان لوگوں کو بھی جو ہندو دھرم کو نہیں مانتے آزادی اور حقوق دیئے۔ گیتا میں بھگوان نے کہا "تمام راستے مجھ تک پہنچتے ہیں۔ پھر جس طرح چاہو میری بھگتی کرو"۔ گویا گیتا نے مذہبی یونیورسلزم کی انتہا کر دی اور بتلا دیا کہ ایک شخص ہندو نہ ہوتے ہوئے بھی ہندوؤں کے ایشور تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو دھرم کے اندر تمام مذاہب آجاتے ہیں۔ بدھ نے ویدوں سے انکار کیا اُس کو کسی نے باہر نہیں نکالا۔ کپل نے ایشور کی ہستی سے ہی انکار کر دیا۔ مگر آج تک اُسے ہندو شاستروں کا رشی مانا جاتا ہے۔ غرض ایشور کو ماننے والا بھی اور نہ ماننے والا بھی ہندو۔ دوہ کیوں جانے

سو تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ آریہ سماج ایشور کو مانتا ہے۔ دیو سماج انکار کرتا ہے۔ مگر ہندو دھرم سے ایک الگ ہوا نہ دوسرا۔ ان حالات میں ہندوؤں کے لئے یہ مشکل نہیں ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے مذاہب کی قدر کریں۔ لیکن ہندوؤں کی آزادی ضمیر میں گھن پڑنا شروع ہو گیا۔ جب اسلام اور عیسائیت کے ساتھ رہنے سے تعلقات پیدا ہو گئے۔ اسلام اور عیسائیت کی مذہبی جنگجوئی نے ہندو ازم پر بھی اثر کیا اور اسے اپنی طرح تنگ نظری کی دائرہ میں بند کر دیا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہندو ازم کو گیتا کے شلوک کی طرف لے جایا جائے اور ہندوؤں کو سکھلایا جائے کہ دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو اپنشدوں اور شاستروں نے ہمیشہ آزادی دی۔ اب تمہیں بھی ان کے کام میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہندوؤں کو صاف الفاظ میں اعلان کر دینا چاہئے کہ جس طرح ہندو سوسائٹی کے ایک انگ (سناتن دھرمی) کو مندر میں مورتی کا اور آریہ سماجی کو آریہ سماج میں ہون کرنے کا حق ہو۔ اسی طرح مسلمان کو اپنی مسجد میں نماز ادا کرنے کا حق ہے۔ اور اس کے اس حق میں اگر ہندو مداخلت کرتا ہے تو وہ اپنے وسیع ہندو دھرم پر دھبہ لگاتا ہے"۔

اہرام مصر کی بلندی کسی وقت ضرب المثل تھی۔ حالانکہ وہ ۴۸۱ فٹ سے زیادہ بلند نہیں ہے۔ اب یورپ و امریکہ میں اس سے کہیں زیادہ بلند عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جرمنی کلیسائے اُلم فرانس میں کلیسہ روان برج ایفل (جس کی بلندی ۹۸۵ فٹ ہے) اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

ڈٹرائٹ (امریکہ) میں ایک عمارت ہے جو ۸۰۰ فٹ اونچی ہے۔ اور نیویارک میں ایک عمارت تیار ہو رہی ہے جس کی بلندی ۱۲۰۰ فٹ ہوگی۔

(زمیندار سنڈے ایڈیشن)

گورنمنٹ نے سیالکوٹ میں رکھیوں کا ایک انگریزی سکول کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ (ر)

کتب عہد عتیق کی صحت پر ایک محققانہ نظر

(۳)

مذکورہ بالا سطور سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس محنت اور خدا ترسی سے ان ماسوریٹی فقہا نے اپنی کتب مقدسہ کے الفاظ اور حروف کو محفوظ رکھا۔ بعض اوقات انہوں نے اپنے نسخوں میں نقل کرنے والوں کی کتابت کی غلطیاں بھی پائیں۔ لیکن وہ ایسے خدا ترس واقع ہوئے تھے اور کتب سماوی کے حرف کے لئے اُن کے دل میں اتنی وقعت تھی کہ غلطیاں معلوم کرنے پر بھی انہوں نے متن کے غلط الفاظ کو صحیح نہ کیا۔ بلکہ صرف حاشیہ میں ذیلی حواشی کے طور پر صحیح الفاظ تحریر کر کے صحیح قراءت کو بحال کر دیا۔ بعض اوقات نقل کرتے وقت ایک ہی لفظ غلطی سے دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ اس غلطی کو رفع کرنے کے لئے یہ فقہا اس لفظ پر نشان لگا کر حاشیہ میں ذیل کے الفاظ لکھ دیتے تھے "کتابت میں آیا ہے لیکن قراءت میں نہیں" یعنی اگرچہ یہ لفظ لکھا گیا ہے تاہم اس کو پڑھنا نہیں چاہئے مثلاً یرمیاہ ۵۱: ۳ میں الفاظ "جو کمان کھینچتا" دوبارہ عبرانی متن میں ہیں اور اس عبرانی لفظ پر ماسوریٹی فقہا نے ذیل کا نوٹ دیا ہے "کتابت میں آیا ہے لیکن قراءت میں نہیں" یہ فقہا ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں کہ کتب مقدسہ میں کل آٹھ ایسے الفاظ ہیں جو دوبارہ لکھے گئے ہیں اور اُن کے حوالے بھی دیتے ہیں۔

بعض اوقات نقل کرتے وقت کاتبوں سے کوئی لفظ رہ جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر ان فقہا کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس لفظ کو متن میں درج کریں۔ لہٰذا انہوں نے متن میں اس لفظ کی جگہ خالی چھوڑ کر اس کو حاشیہ میں لکھ دیا۔ اور ذیل کا نوٹ دے دیا "قراءت میں آیا ہے گو کتابت میں نہیں" یعنی یہ لفظ لکھا نہیں گیا لیکن اس کو پڑھنا چاہئے۔ مثلاً ۲ سموئیل ۸: ۳ میں لفظ "فرات" کاتب کی غلطی سے رہ گیا تھا۔ ان فقہا نے اس آیت کو نقل کرتے وقت لفظ "نہر" کے بعد

لفظ "قرات" کی جگہ خالی چھوڑ کر اس کو حاشیہ میں لکھدیا اور ساتھ ہی نوٹ دیدیا "قراءت میں آیا ہے لیکن کتابت میں نہیں"۔ یہ فقہا ہم کو بتاتے ہیں کہ کتبِ عہدِ عتیق میں کل دس ایسے الفاظ ہیں اور اُن کے حوالے بھی دیتے ہیں۔

۴

پس ان ماسوردی فقہا نے نہ صرف متن کے الفاظ کی ہی نگہداشت کی اور اُن کو صحت کے ساتھ نقل کیا۔۔ بلکہ صحیح قراءتوں کو بھی مختلف اور قدیم نسخوں کا مقابلہ کر کے بہم پہنچایا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے یہ دانشمندی کی کہ اُن الفاظ کو جو اُن کے خیال میں صحیح تھے۔ متن میں جگہ نہ دی بلکہ حاشیہ تک ہی محدود رکھا۔ انگریزی ترجمہ کی نظرِ ثانی کرنے والوں نے عموماً ان الفاظ کو جو حاشیہ میں تھے صحیح قراءت ہونے کی بجائے غلط قرار دیا ہے اور متن کے الفاظ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ گو بعض اوقات ان صحیح قراءتوں کو اُنہوں نے صحیح بھی مانا ہے۔ اُردو ترجمہ کی نظرِ ثانی کرنے والوں کا بھی یہی طریقۂ عمل ہے۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ عموماً متن کے الفاظ ان فقہا کے حاشیہ کے الفاظ کی نسبت زیادہ صحیح ہیں۔

۵

ان ماسوردی فقہا نے اعراب کو ایجاد کر کے عبرانی کتبِ سماوی کے الفاظ اس تلفظ کو جو قدیم زمانہ سے اہلِ یہود میں سینہ بسینہ چلا آتا تھا ہمیشہ کے لئے قائم اور برقرار کر دیا۔ اور یہی اعراب ہمارے زمانہ کے تمام نسخوں میں موجود ہیں۔ پس اعراب کے وجود کی وجہ سے ہم عبرانی کے مختلف الفاظ یعنی ہم شکل الفاظ کے تلفظ اور ہم آواز الفاظ کے معانی میں تمیز کر سکتے ہیں۔ ان فقہا نے مختلف الفاظ پر وقف اور لہجہ کی علامات بھی لگائیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم عبرانی الفاظ کا تلفظ اہلِ یہود کی اُس قدیم طرز پر کر سکتے ہیں جو خداوند مسیح سے صدیوں پہلے بنی اسرائیل میں رائج تھی۔ اور عبارت کو اسی لب و لہجہ اور توقف کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں جس طرح قدیم فقہا پڑھا کرتے تھے۔

۶

ہم یہاں ایک اور مثال دیتے ہیں۔ جس سے ناظرین پر واضح ہو جائیگا کہ عبرانی کتبِ مقدسہ کے نقل کرنے میں یہ فقہا کس قدر احتیاط کو کام میں لاتے تھے۔ عبادت خانوں کے نسخے نقل کرنے والوں کو حکم تھا کہ وہ قدیم اور صحیح ترین نسخوں سے نقل کریں اور خالص کالی سیاہی کا استعمال کریں جو شہد کوئلہ اور کاجل سے مرکب ہوتی تھی۔ یہ نسخے ایسے حیوانات کے چمڑوں پر لکھے جاتے تھے جو حلال اور پاکیزہ تھے۔ نقل کرنے والوں کو حافظہ سے نقل کرنے کی سخت ممانعت تھی۔ اُن کو ہدایت تھی کہ ایک ایک نقطہ کو دیکھ کر لکھیں اور لکھنے سے پہلے پڑھیں جب خدا کا نام لکھنے لگیں تو پہلے دعا مانگیں اور اُن کو لکھنے سے پہلے اپنے قلم کو دھو کر صاف کریں اور خدا کا نام (یہوواہ) لکھنے سے پہلے وہ غسل کریں۔ یہ حکم تھا کہ ہر نسخہ لکھے جانے کے تیرہ (۱۳) دن کے اندر تنقیدی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اور اگر تین سے زیادہ غلطیاں کسی نسخہ میں پائیں تو نسخہ کو دفن کر دیا جائے۔ اس طرح کے بیسیوں اور احکام تھے۔ جنکو ہم بخوفِ طوالت نقل نہیں کرتے اور جن کے سبب کتبِ مقدسہ کے الفاظ نہایت صحت اور احتیاط سے نقل ہوتے تھے۔ بالآخر اہلِ اسلام اور قبائلِ عرب کے حملات نے اہلِ یہود کو ارضِ پاک کنعان سے نکال دیا اور اُن کے ملک بدر ہونے سے اس ماسوردی زمانہ کا اختتام ہو گیا۔ اس زمانہ کے اختتام کے وقت "فقیہہِ اعظم" ہارون بن آشر طبریاس کے یہودی مدرسہ کا پرنسپل تھا۔ اور یعقوب بن نفتالی بابل کے یہودی مدرسہ کا پرنسپل تھا۔ ان دونوں مسلم الثبوت اُستادوں نے حتی المقدور کوشش کی کہ ان کے مدرسہ کے نسخہ جات ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے پاک ہوں اور انہی نسخہ جات (سنہ ۹۵۰ء) سے موجودہ عبرانی متن نقل کیا گیا ہے۔ موجودہ نسخہ جات ایک ایک حرف شوشہ اور نقطے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ کیا کوئی سلیم العقل شخص اس سے زیادہ صحت کی توقع کر سکتا ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ یہودی فقہا کتبِ سماوی کو نقل کرتے وقت ہر طرح کی احتیاط کو کام لاتے تھے اور جہاں تک اُن سے بن پڑا انہوں نے ابتدائی زمانہ سے ہی حتی المقدور یہ کوشش کی کہ ان کی کتبِ سماوی ہر طرح کی انسانی آلائش اور لغزش اور سہو سے پاک رہے۔ مثل مشہور ہے کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ تاہم ان کتب کی قدامت اور ضخامت کے سبب چند ایک الفاظ۔ فقرات اور آیات کا اختلاف ان میں باقی رہا ہے۔ لیکن یہ اختلاف نہایت معمولی ہیں اور ایسے اہم نہیں کہ کوئی صحیح العقل شخص اُن کو محرف گردان سکے یا اُن کو پایۂ اعتبار سے ساقط خیال کر سکے۔ برکت اللہ

مسیحی دھرم

از قلم ڈاکٹر پریتو دت

اس کے بعد جب خداوند یسوع مسیح بالغ عمر کا ہو گیا وہ بھی اور لوگوں کے ساتھ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پاس پہنچا کہ اُس سے بپتسمہ پاوے۔ یہ وہ یوحنا ہے جو روح القدس کی طاقت سے ایک کاہن زکریاہ کے گھر پیدا ہوا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے مسیح کا پیشرو مقرر ہوا۔ اُس کی یہ شہادت ہے کہ مسیح خدا کا برہ ہے جو جہان کے سب گناہوں کو اُٹھا لیجاتا ہے۔ اُس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے بھی میں لائق نہیں ہوں تم اُسکی سنو۔ وہ تم کو روح القدس کا بپتسمہ دیگا۔ میرا تو صرف پانی کا ہی بپتسمہ ہے (بپتسمہ ایک یونانی لفظ ہے اور اُس کے معنے ہیں پانی میں ڈبکی دینا یعنے غسل دینا) صاحبان! اس یسوع مسیح کی اپنی منادی بھی یہ تھی کہ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے۔ اور اُس نے بڑی ہمدردی سے فرمایا کہ اے سب تم جو تھکے ماندے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے ہو۔ میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دونگا۔ تم میرا جُوا اپنے اوپر لو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میرا





جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے، میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تم مجھ سے آرام پاؤ گے۔ اس آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے ایک ہی شرط ہے۔ جو یوحنا کی انجیل میں سردار نکودیمس نامی کے بیان میں آئی ہے وہ یہودیوں کے ڈر سے رات کے وقت خفیہ طور پر خداوند مسیح کے پاس آیا اور پوچھا جس کے جواب میں خداوند نے یہ فرمایا اور کہا کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ یہ نئی پیدایش روح اور پانی سے ہوتی ہے یعنی جسم دنیا اور شیطان کی نسبت ہم ایمان کے ساتھ مسیح کی موت میں شریک ہو کر گویا پہلے مرجاتے ہیں اور بعد میں خداوند کی روح یسوع مسیح کے طفیل از سر نو ہم کو پیدا کر دیتی ہے۔ بپتسمہ لینے کا سنسکار اس توبہ معافی اور نئے جنم کی ظاہری نشانی ہے۔

یہاں پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کیوں اہل اسلام کل بائبل اور مسیح کو مانتے ہوئے پھر عیسائیوں سے جدا ہو گئے۔ صاحبان وہ ہم کو اہل کتاب تو کہتے اور مانتے ہیں۔ لیکن اُن کا کہنا یہ ہے کہ خداوند مسیح روح اللہ ہو کر ہرگز صلیب پر خود نہیں چڑھایا گیا اور نہ مارا گیا۔ بلکہ وہ خود تو جیتا آسمان پر چڑھ گیا اور اُس کی جگہ کوئی دوسرا دھوکے میں صلیب پر چڑھا کر مارا گیا۔ صاحبان اگر یہ بات مانی جاوے تو عیسائی مذہب کا مرکزی حصہ ہی اُڑ گیا۔ اُس کا بنیادی پتھر ہی نکل گیا۔ بے شک مسیح ہی خود پکڑا گیا۔ پیٹا گیا۔ میخوں کے ساتھ اُس کا مبارک جیتا بدن ٹھونکا گیا۔ اُس کی بیچارگی کی صدا اور اُس کی جان کندنی کی درد کون محسوس کر سکتا ہے۔ ایلی ایلی لما سبقتنی (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟) یہ چیخ خداوند مسیح نے خود ماری اور اپنی جان دیدی تھی سب دنیا کے گناہوں کا عوض معاوضہ پورا ہو گیا۔ خدا کے بیٹے کی قربانی ہماری معافی کے لئے کافی اور شافی ہو گئی۔ اور یہ وہ قربانی تھی جس کی یاد میں نبوّت کے طور پر حضرت آدم کے بیٹے ہابیل سے لیکر سب نبی جیسے حضرت نوح۔ ابراہیم۔ اسحاق اور یعقوب اور حضرت موسے برابر قربانیاں دیتے آئے اور اہل یہود اور اسلام اب تک ویسی قربانیاں دیتے ہیں۔ صاحبان یہ سب قربانیاں خداوند مسیح کی قربانی کا نمونہ تھیں۔ لیکن جب اُس کی اپنی خود یعنے خدا کے برہ کی قربانی ہو گئی تو اب کسی نمونہ کی ضرورت نہیں رہی۔ اُس کی ایک ہی بار کی قربانی ہمارے سب گناہوں کی معافی کے لئے کافی وشافی ہے۔ اب بیچارے جانوروں کی خونریزی نہیں ہونی چاہئے۔ نہ ہی عید کے دن اور نہ ہی کسی اور دن۔ خداوند مسیح نے اپنی قربانی سے انسانوں اور حیوانوں دونوں کی نجات کر دی ہے۔ اب جو قربانیاں چاہئیں وہ صرف شکر گذاری کی قربانیاں ہونی چاہئیں کیونکہ اب ہم سب جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ہم اُس کے ساتھ جیتے ہیں اور جیئینگے بھی۔

صاحبان یہ معافی اور نیا جنم اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا جو ہے اُس کی خبر ان سب کے لئے کیا ہی تسلی بخش ہے۔ یعنے اُن کے لئے جنہوں نے بہت کوششیں کی ہیں۔ اپنے آپ کو مارا کوٹا ہے۔ اور طرح طرح سے اپنے آپ کو پست کیا ہے۔ لیکن پھر بھی اُن کا ذاتی تجربہ یہی ہے کہ انسان بذات خود شیطان۔ نفس اور دنیا پر فتح ہرگز ہرگز نہیں پا سکتا۔ ان کے لئے یہ دعوت ہے کہ وہ یسوع مسیح کو دھارن کریں وہ مسیح خود اُن کے ساتھ ہو کر اُن کو فتح مند کرا دیگا۔ اس ایمان کو بہت لوگوں نے دھارن کیا ہے اور جنہوں نے ایسا کیا ہے وہ بے شک اس سے زندہ دل ہو گئے ہیں۔ اب وہ مسیح کی بادشاہت میں شریک ہیں لیکن صاحبان کوئی یہ خیال نہ کرے کہ کوئی بھی عیسائی اپنے آپ کو ابھی سے کامل سمجھتا ہو کیونکہ ہماری کاملیت کا نمونہ خدا خود ہے۔ اور چونکہ خدا لا انتہا اور غیر محدود ہے۔ ہم بھی ہمیشہ ہمیشہ آگے بڑھتے جائینگے۔ ترقی پر ترقی ہوتی رہیگی۔ جلال سے جلال تک ہم پہنچتے رہینگے اور اس ترقی کی کوئی انتہا بھی نہ ہوگی۔ موجودہ صورت میں تو ہم اُن سب چھوٹے ننھے پیوندوں کی مانند ہیں جن کے اُگنے اور پختہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صرف وہ ہی رہے ہیں۔ لیکن وہ پرانی شاخ یا بوٹا جس پر پیوند لگایا گیا ہے دبا ہوا ہی رہے۔ اُس کی اپنی جتنی نئی شاخیں یا شگوفے نکلیں اُن کو روز کاٹ کر پھینک دیا جاوے پُرانا آدم ہم میں روز مرتا ہی رہے اور نیا آدم یعنی مسیح خداوند اُس کی رُوح پاک کی طاقت سے بڑھتا جاوے۔

صاحبان یہ ہمارا دھرم ہم کو وہ بات حاصل کروا دیتا ہے جس کا نظارہ ہمارے بزرگ وید انجیلوں اور دیگر صاحبوں نے پایا تو کیا ہے الا وہ چاہتے ہیں کہ اپنی ہمت سے وہ خود ہی کامل بنجاویں۔ کاش کہ وہ ایسا کر سکیں۔ اور اگر جیسا اُن کا دعوے ہے وہ سچ مچ خدا کی انش ہیں تو اُن کو خود کامل ہونے کی طاقت ہونی چاہئے۔ ہماری اُن سے کوئی لڑائی نہیں۔ لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ خود بخود کامل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اُن کے لئے بھی مسیحی مذہب میں ایک سچی خوشی کی خبر ہے کہ جو وہ خود نہیں کر سکتے وہ خداوند مسیح کے ساتھ ملکر حاصل کر لیویں۔ ہم عیسائیوں کا اصول اور ایمان یہ ہے کہ خدا کے ہم مخلوق ہیں اور اُس کی شکل پر پیدا شدہ ہیں۔ خدا نے اپنی روح ہم میں پھونکی ہوئی ہے۔ اب ہم اُس کی مانند ہیں لیکن اُس کی انش نہیں ہیں۔ اگر ہم اس کی انش ہوتے تو جیسا وہ ہمیشہ سے کامل ہے ہم بھی شروع سے کامل ہوتے جیسے پرمیشور پورن پوتر ہے۔ شکل میں بھی اور تقسیم میں بھی۔ یعنے کلاً وجزواً۔ ہم بھی ہمیشہ پوتر رہتے۔ پاپ اُس کی ذات کے خلاف ہے۔ وہ اُس کو لگ ہی نہیں سکتا۔ لیکن ایسا کسی انسان کا حال مطلق نہیں ہے۔ اس لئے انسان پرمیشور کی انش نہیں ہے۔ پرمیشور کی پھونک سے اُس کی شکل پر آ گیا ہے۔ کاشکہ جیسا خدا نے اُس کو بنایا تھا ویسا ہی بنا رہتا۔ اور اگر یہ صورت ہوتی تو اب تک کہیں کا کہیں کاملیت میں پہنچا ہوا ہوتا۔

پھر بھی شکر خداوند کا جس نے اپنا اکلوتا بیٹا اسی لئے جہان میں بھیجا یعنی ربنا یسوع مسیح تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان یا بشواس لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ انسان جانے کہ یسوع مسیح پرمیشور کا پُتر ہے اور اُس کا پِتا ہی صرف سچا خدا ہے۔ اور کوئی دوسرا نہیں*

کلام طالب

جناب مسز طالب مسیح طالبؔ کے قلم سے

شُکر کر ہر دم سدا پروردگار
ذکر کر اُس کا سدا لیل و نہار

مظہرِ حق ہے مسیح ذات پاک
ہوں منور ہیں اُسی سے مُشتِ خاک

ہے تو بندوں کا سہارا اے مسیح
ہے تو طالبؔ کا پیارا اے مسیح

عاصیوں کا تو کفارہ ہو گیا
ڈوبتوں کا تو سہارا ہو گیا

فضل ہے ہم پر کرتے بے بال و پر
جز تیرے آتا نہ تھا کوئی نظر

بحرِ ظلمت میں ہوا فضل مسیح
ساقیا ہر دل میں ہو محفل مسیح

رات دن ملنے کا تیرے انتظار
ورد ہے ہر وقت یہ پروردگار

دیکھئے کب ملتی ہے دل کی مُراد
کب دلِ ناشاد یہ ہوتا ہے شاد

خونفشاں نالہ کناں ہوں میں تیری
طالبِ دیدار ہوں ہر دم تیری

نظم کے میدان کو کوتہ کروں
نثر کے کوزے میں اب دریا بھروں

۱۹۲۶ء میں امریکہ کے صرف ایک شہر نیویارک میں ایک ہزار سے زیادہ آدمی موٹروں کی ٹکر سے ہلاک ہوئے (زمیندار سنڈے ایڈیشن)

واقعی ہر ایک بشر کو مسیح کی ضرورت ہے

از مسز طالب مسیح

اے عزیزو! ہمیں خداوند کریم کا نہایت ہی شکر کرنا چاہئے جس نے ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے خداوند مسیح کو اس دُنیا میں مجسم ہونے کو بھیجا۔ گو مفصل حالات کے لئے دیگر کتب موجود ہیں۔ مگر مجھے کامل امید ہے کہ اس مختصر نظر ثانی کا نتیجہ ضرور ہوگا کہ ہم سب ایک زبان و ایک دل ہو کر تہ دل سے جناب باری کی ان نعمتوں کا جو ہمیں خداوند مسیح کے وسیلے سے عنایت ہوئیں ہزارہا شکر ادا کرینگے۔ لو ذرا غور سے سنو کسی کا قول ہے کہ خداوند کریم ایسا بے نیاز و کارساز ہے کہ تاریکی اور تیرگی کو نور اور روشنی سے انتشار و پراگندہ حالی کو راحت امن و آرام و آسودگی سے دم میں مبدل کر دیتا ہے۔ اس لئے آؤ۔ ذرا ہم بھی آنکھیں کھولیں کیونکہ

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اور اپنے فرض کو سامنے رکھتے ہوئے تمام دنیا کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے اُنہیں بتلائیں کہ اس مسبب الاسباب نے تمام مذاہب کے لئے پردۂ غیب سے بموجب کتب الہامی نجات کے کیا کچھ سامان پیدا کئے ہیں۔

جیسا کہ کلامِ الٰہی میں مرقوم ہے کہ ہمارے پہلے ماں باپ آدم اور حوا تھے۔ اور لکھا ہے کہ جب خدا نے انہیں پیدا کیا تو بالکل پاک اور بے عیب زندگی اُنہیں عطا فرمائی لیکن گناہ کرنے کی وجہ سے وہ اس بے عیب زندگی سے گرا دیئے گئے۔ ان کا گناہ ایک اعلیٰ مرضی کے خلاف یا برعکس اپنی مرضی پر عمل کرنے سے ہُوا جس سے وہ گنہگار تصور کئے گئے۔ جس طرح ایک درخت اپنا اثر اپنے بیج میں رکھتا ہے اُسی طرح تمام ابنِ آدم جو انسانی وجود لیکر دنیا میں آئے وہ اس گناہ کے اثر کو وراثت میں ساتھ لائے۔

اب چونکہ آدم اور حوا مرضیٔ خود کی وجہ سے گناہ کے پودے بنے۔ اور جیسا ذکر ہو چکا ہے کہ گناہ کا بیج بونے سے گناہ ہی کا پودا اُگ سکتا ہے۔ اس لئے ہر انسان اپنے ذاتی تجربے سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وہ گناہ کرنے میں . . . . . کہاں تک آزاد ہے کیونکہ جب بیج ہی گناہ کا ہُوا تو پودا ضرور گناہ کا ہوگا۔ اور لازمی بات ہے کہ پھل بھی گناہ کا ہوگا اور یونہی گناہ نے تمام ابنِ آدم میں اثر پیدا کیا۔

اے ناظرین پر صاف روشن ہو چکا کہ سب جو آدم کی نسل سے ہیں گنہگار ہیں اور یہ مجبوری یونہی دنیا میں پھیلی ہے۔ یا یوں کہئے کہ تمام دنیا پشت در پشت تخمِ آدم سے پیدا ہوئی۔ اور آدم ہی میں گناہ کرنے کی مجبوری ہوئی۔ اور چونکہ آدم اور حوا اپنے گناہ کے عوض میں سزا کے مستحق ہوئے۔ اسی طرح یہ نسل جیسے آدم کے گناہ کرنے میں شامل ہوئی اسی طرح اسکی سزا میں جو بوجہ گناہ کے ہے شامل ہوئی۔ کیونکہ جب باپ گناہ کر کے سزا کا موجب ہُوا تو بیٹا کیونکر گناہ میں شامل ہونے کی وجہ سے سزا کا مستحق نہ ہوگا؟

اب غور کرنے کی جگہ ہے کہ تمام دنیا اپنے گناہ کے سبب سے خدا کی مجرم ٹھہری۔ مگر دیکھئے اس کاملِ قدرت نے گناہ کی وحشت اور واجبی سزا کے برعکس اپنے وعدے کو مدِنظر رکھ کر شیطان کو لعنت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تیرے اور عورت اور تیری اور عورت کی نسل میں دشمنی ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹیگا (پیدائش ۳: ۱۵) اس میں ایک ایسا وسیلہ ابنِ آدم کے لئے مقرر کیا جو کہ آدم کی نسل سے نہیں۔ بلکہ خدا کی قدرت سے ظہور میں آیا۔ کیونکہ اگر آدم ہی کی نسل سے وسیلہ ہوتا۔ تو وہ بھی ہمیں گناہ ہی کی طرف لیجاتا۔ آپ خود سوچئے کہ جو خود مجرم گنہگار۔ خطاکار ہے وہ کس طرح آپ کو آپ کی خطاکاری سے بریت بخشنے پر . . . قادر ہو سکتا ہے۔ جو گنہگار کو کس طرح گناہ سے آزاد کر سکتا ہے؟ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھائیگا؟ جو خود ڈوب رہا ہو۔ وہ دوسرے کو کس طرح بچا دیگا؟ اور چونکہ ہم خود اندھے ہیں

سنبھالتا ہیں۔ خطاکار ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیں کوئی کامل راہنما راستہ دکھائے۔ اس خدا نے انسانی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی رحمت سے ہمارے خداوند مسیح کو کنواری مریم سے پیدا کیا۔ تاکہ وہ کل بنی نوع انسان کے لئے رحمت اللہ مقرر ہو۔ تاکہ گناہ کے اثر کو وہ دور کر سکے۔ اور اس طرح کل نیکی کے پودے سے پیوند ہوں۔ یہی خاص ضرورت تھی جو خداوند یسوع مسیح کو دنیا میں لائی۔ تاکہ وہ کل جہان کے گناہوں کا کفارہ دے کر پچھلے گناہ بھی معاف کرائے اور آئندہ اپنے میں پیوند کر کے نیکی کے پھل لانے کے قابل بنائے۔

پس اے بھائیو مسیح میں جو بے گناہ ہے اور کامل راہنما ہے۔ پناہ گزیں ہو جاؤ۔ انجیل شریف میں اسکی تعلیم مرقوم ہے۔ اسے پڑھئے۔ اس سے آپ اسکی بابت بہت کچھ سیکھینگے۔ اور وہ موت تک آپ کی راہ راست میں رہنمائی کریگا۔ چاہئے کہ ہر آدمی ان باتوں پر غور کرے اور باطل چھوڑ سچائی پر آوے۔

اب مسیح جو سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے آپ کو برکت اور اپنی روح پاک سے مدد کرے۔ آمین ثم آمین

راقمہ مسز طالب مسیح۔

اشتہار

ایک عورت بنام مساۃ چندو زوجہ فضل ساکن رفیس آباد چک ۱۳۸ ای۔ بی ضلع منٹگمری کی ہے جو کہ عرصہ ۱۰ ماہ سے اپنے خاوند کو چھوڑ کر کہیں بھاگ گئی ہے اُس کی تلاش ہر چند کی گئی ہے لیکن مطلقاً کوئی پتہ نہیں ملا۔ اگر کسی صاحب کو اُسکی موجودہ رہائش کا علم ہووے تو اسکی خبر مہربانی کر کے مشتہر دہندہ کو دے دیویں۔ اطلاع دینے والے اصحاب کو پانچ روپے انعام دیا جاویگا۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندم نما۔ قد درمیانہ ہر دو گال پر ایک ایک مسّہ اور ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک مسّے کا نشان ہے اور عمر ۲۰ سال۔

خادم۔ فادر بخش پاسٹر
کلیسیا رفیس آباد چک ۱۳۸ ای۔ بی ضلع منٹگمری

بہادر نوجوان

جس کو مسیح مالکِ محشر کی آس ہے
دل میں کسی طرح سے وہ اپنے حزیں نہیں (رسا)

کسی دین یا مذہب کے برحق ہونے کے لئے یہ کافی دلیل نہیں ہو سکتی کہ اس سے ایسی تقویت حاصل ہوئی تھی کہ انہوں نے اذیت و مصیبت سے کچھ خوف نہ کیا تھا کیا طبیعت کے مضمحل یا سخت ہو جانے سے بھی ظہور میں آ سکتی ہے اور باطل ادیان بھی دلوں میں ایسا جوش پیدا کر سکتے ہیں کہ انسان بلا تامل ایذا اٹھانے اور موت کے پیالہ پینے پر تیار بستور ہو جاتا ہے لیکن اس قسم کے جوش و خروش کو بھی طبیعت کے اور ولولوں کی طرح قیام نہیں رہتا۔ شروع شروع میں تو وہ بہت تند ہوتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا اور اپنی اصل حالت پر آ جاتا ہے۔ چنانچہ تواریخ عالم اس کی گواہ ہے۔ لیکن مسیحی دین اس کے بالکل برعکس ہے اس کے معتقد شروع سے تکلیف اٹھاتے رہے وہ مار کھاتے کھاتے مر گئے۔ مگر رہائی منظور نہ کی۔ "تاکہ ان کو بہتر قیامت نصیب ہو۔ بعض ٹھٹھوں میں میں اڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے۔ وہ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں۔ مصیبت میں۔ بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ ۔ ۔ ۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے" مگر دین سے منحرف نہ ہوئے۔ ہر چند رحم دل حاکم بھی ان کو سمجھاتے رہے کہ قانون کی رو سے تمہیں صرف ظاہری رسوم کو بجا لانا ضروری ہے۔ گو دل میں جو چاہو مان سکتے ہو اور ان کے عزیز و اقارب بھی منت سماجت کر کے یہی صلاح دیتے رہے۔ مگر مسیحی کسی طرح اطاعت مسیح سے نہ پھرے اور نہ اپنے ایمان میں کمزور ہوئے۔ پس اگر یہ دین انسانوں کا ایجاد ہوتا تو کب کا برباد ہوتا۔ لیکن چونکہ یہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے باوجود پے در پے مصائب اور ایذاؤں کے دب نہیں گیا بلکہ روز بروز زیادہ پھیلتا گیا۔ اور اس کے معتقدوں نے روحانی جوش کے باعث اس کی صداقت پر اپنے خون سے مہر کر دی اور اس استقلال کا اصل باعث یہی تھا کہ انہوں نے اپنے دلوں پر شفیع المذنبین کا یہ قول نقش کر رکھا تھا۔ "اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا" علاوہ اس کے جب انسان کی طبیعت کسی عارضی جوش سے برانگیختہ ہوتی ہے تو اس کو اپنی کمزوری و ناتوانی کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ مگر مسیحی اپنی ناتوانی کو فراموش نہ کرتے تھے اور ثابت قدم رہنے کے لئے بڑے مجاہدہ کر کے روزہ و دعا میں مشغول رہتے تھے اُن پر تجربے سے خداوند کے اس قول کا حق ہونا ثابت تھا کہ "روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے" اور چونکہ وہ خداوند سے روح القدس کا انعام پاکر اپنی کمزوری پر غالب آتے تھے اس لئے حضرت پولوس کی طرح ببانگ دہل کہہ سکتے تھے "جب میں کمزور ہوتا ہوں اسی وقت زور آور ہوتا ہوں"۔ ہاں ہاں ہر ایک مسیحی شہید کا جو سب گواہ کھڑا ہوتا (جن میں سے کسی ایک کا میں ذکر کرونگا اور باقیوں کا بھی بشرط زندگی کرونگا) اُس کا چہرہ مطمئن و بشاش پیشانی رنج و غصہ کی علامت سے صاف۔ ابرو کشادہ۔ آنکھیں فروتنی اور حیا سے جھکی ہوئیں رنگ ڈھنگ بے تردد اور معصوم و بے خطر نظر آتا تھا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ جہاں خدا کا روح نازل ہوتا وہاں روحانی و حقانی صبوری بھی بکثرت رونما ہوتی ہے۔ مگر جہاں خدا کا روح نہیں وہاں صبوری کو بھی دخل نہیں ہوتی۔

قیصر مرقس اینٹونیس کے عہد (۱۶۱ء) کا ذکر ہے کہ ایک بار جبکہ بت پرست رومی اپنے دیوتاؤں کی عید مناتے وقت بڑے دھوم دھام سے

دیوی کی مورت کو رتھ پر چڑھا کر بڑے انبوہ کے ساتھ نعرے مارتے ہوئے کوچہ بکوچہ گشت کر رہے تھے تو اثنائے راہ میں ایسا ہوا کہ وہ ساری بھیڑ کسی مقام پر دیوی کے سجدہ کو اپنے گھٹنوں کے بل جھکی۔ اُس وقت ایک نوجوان سیمفورین نامی جو وہاں موجود تھا نہ جھکا۔ اس پر بھیڑ نہایت ناخوش ہوئی اور اُس سے دیوی کی پوجا نہ کرنے کا سبب پوچھا اور جب معلوم ہوا کہ وہ مسیحی ہے تو اُس کو گرفتار کر کے عدالت میں حاضر کیا۔ حاکم نے اُس سے دریافت کیا۔ کیا تو مسیحی ہے؟ سیمفورین نے جواب دیا کہ ہاں میں مسیحی ہوں اور صرف اس خدا کی جو افلاک پر تخت نشین ہے عبادت کرتا ہوں۔ اس پر اس نے اُسے موت کی دھمکیوں سے ڈرایا۔ لیکن وہ بہادر نوجوان اپنے ایمان چھوڑنے پر کسی طرح سے راضی نہ ہوا۔ تب حاکم نے اُسے قتل کا حکم دیا۔ وہ سُنکر نہایت خوش ہوا۔ اور آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر کہنے لگا ؎

قدموں میں جلد اپنے بلا لو مسیح اب
جز آپ کے ہمارا ٹھکانا کہیں نہیں (رسا)

جب لوگ اُسے مقتل کی طرف لئے جاتے تھے۔ اُسکی ماں نے پکار کر اُسے کہا کہ اے میرے عزیز بیٹے! میرے دل کے ٹکڑے! اپنا دل کلیتہً خدا کو دو اور ثابت قدم رہو۔ کیونکہ اس موت میں جو درحقیقت تیری زندگی کا باعث ہوگی تجھے کچھ خوف و خطر نہیں ہے۔ اے پیارے بیٹے! تیرا دل اوپر لگا رہے۔ ہاں اس پر جو اعلیٰ علیین میں ہے نگاہ کر۔ آج تجھ سے تیری روح لی نہیں جاتی۔ بلکہ اس سے بہتر حالت میں بدل جاتی ہے۔ اے میرے آنکھوں کے نور اور دل کے سرور۔ تُو آج کے دن سے بہشت کی زندگی بسر کریگا۔ مبارک"۔ القصہ وہ مقتل پر پہنچا۔ اور اپنے دشمنوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوا اُس کا سر دھڑ سے جدا کیا گیا اور بڑے اطمینان سے اپنی [illegible]

جان اپنی میں نے دی ہے مسیحا کے واسطے
وہ زندگی کا وارث دفعتاً بن گیا

پیارے پڑھنیوالو! کیا آپ بھی اپنے آپ یا کسی عزیز کو مسیح کی خاطر دکھ اٹھاتے ہوئے دیکھکر سیمفورین کی والدہ کی طرح کہہ سکتے ہیں کہ اپنا دل کلیتہً خدا کو دو۔ ثابت قدم رہو...... تیرا دل اوپر لگا رہے ..... تو آج کے دن سے بہشت کی زندگی بسر کریگا؟

راقم (مسز) کے خیر اللہ کلارک آباد

سوانحعمری اکبر بادشاہ

یہ کتاب مسٹر ایم۔ اے۔ جی بیتاب صاحب کی نادر اور تازہ تصنیف ہے جو جدید سکیم کے مطابق و موافق طلباء کے لئے لکھی گئی ہے اور باتصویر ہے جس کے سرورق پر اکبر بادشاہ کی تصویر ہے جس نے کتاب کے اوراق و بیان کو اکبری زندگی کا صحیح معنوں میں نقش بنا دیا ہے۔ اس میں مصنف نے اکبر بادشاہ کی پیدائش سے وفات تک کے زمانہ کو ۳۴ کہانیوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حکایت میں اکبر کی زندگی کا ایک کارنامہ نہایت سادہ اور آسان اُردو میں پیش کر کے اس کتاب کو صحیح معنوں میں یادگار اکبری بنا دیا ہے جو ہر اس کے بچوں کے لئے ہر اعتبار سے دلچسپ اور مفید کتاب ہوگی۔ کاغذ لکھائی چھپائی کے اعلٰے ہونے کے ساتھ ہمایوں بادشاہ۔ بیرم خاں سپہ سالار۔ اکبر۔ مہاراجہ ہری سنگھ رانے چتوڑ اور کشمیر۔ رانی جودھا بائی۔ جہانگیر بادشاہ۔ نورجہاں بیگم کی رنگین تصاویر نے کتاب کی خوبی اور عظمت کو نہایت بیش قدر بنا دیا ہے۔ ہم اس کتاب کے لئے مسٹر ایم۔ اے۔ جی بیتاب کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اور پبلک اور مدارس کے منتظموں سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو خرید کر مصنف کی ہمت افزائی فرمائیں۔ یہ کتاب ۱۰۰ صفحہ کی ہے جو یونین بک ڈپو میکلوڈ روڈ۔ لاہور سے مل سکتی ہے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

یادِ رفتگان

ہم نہایت افسوس اور دلی حسرت سے ناظرین نور افشاں و دیگر مسیحی دوستوں کو خبر دیتے ہیں کہ ہماری بزرگ نیک خاتون واجب التعظیم جناب مسز ای۔ ٹی۔ ولڈ فیلڈ صاحبہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۷ء کو روز سبت بوقت پونے چھ بجے شام بمقام کندیاں اپنی دوڑ کو تمام کر کے اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے آسمانی باپ کے پاس ابدی آرام میں داخل ہو گئی ہیں۔

آپ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مرحوم مشن ہائی سکول وزیرآباد کی دختر نیک اختر تھیں۔ آپ کے والدین عرصہ دراز تک وزیرآباد میں مقیم رہے ہیں۔ آپ ان مشہور و معروف مسیحی مستورات میں سے تھیں جنکو خدا نے اپنی جسمانی و روحانی برکات سے معمور کیا ہوا تھا۔ بندہ اگرچہ مرحومہ کے خاندان سے قدرے شناسائی رکھتا تھا۔ مگر عرصہ ۵ سال سے یعنی ۱۹۲۲ء سے بندہ آپ کے خاندان کو شخصی طور سے خوب جانتا ہے۔ چنانچہ جس وقت بندہ خدا کی مرضی سے ۱۹۲۳ء میں ... یو۔ پی۔ سنڈ پنجاب کی جانب سے اپنی خدمت پر مقرر ہو کر آیا تو مرحومہ اپنے جوان اور ہونہار بچوں کے ہمراہ خوشاب میں رہائش رکھتی تھیں۔ اس وقت سے میرا تعارف مرحومہ کے خاندان سے گہرا ہوتا گیا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب میں خوشاب میں آیا اس وقت یورپین سوسائٹی میں ولڈ فیلڈ خاندان چوٹی کا خاندان تصور کیا جاتا تھا اور سب لوگ اس خاندان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آپ نے عرصہ دراز تک اپنے بچوں کے ہمراہ خوشاب میں چین اور خوشی کی زندگی کے دن بسر کئے۔

مگر انقلاب زمانہ سے آپ کے بڑے فرزند ارجمند راولپنڈی میں تبدیل اور دو چھوٹے بیٹے کندیاں میں تبدیل ہو گئے۔ آپ جب ریلوے میں بحیثیت گارڈ ہیں۔ مگر افسوس کہ کندیاں کی آب



ہوا مرحومہ کی طبیعت کے موافق نہ آئی۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ذرا سے پیری کا بھی تقاضا تھا مگر افسوس کہ یہ دنیا دو دن کسی کو آرام دینے سے دیکھے نہیں پاتی۔ پس انقلاب زمانہ نے آپ کو بستر علالت پر دراز کر دیا۔

کبھی صحت ہو جاتی۔ کبھی بیمار ہو جاتیں۔ مگر الہی مرضی کے برآنے میں کون دم مار سکتا ہے۔ آپ دفعتہ چار روز بخار میں مبتلا رہ کر ۲۴ مارچ کو ہمیشہ کے آرام میں سو گئیں۔ جیسا میں نے اوپر بیان کیا۔ میں مرحومہ کو شخصی طور پر خوب جانتا ہوں۔ میں بے ساختہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ مسیحی زندگی کا ایک نمونہ تھیں۔ جب کبھی میں آپ کے گھر میں گیا میں نے آپ کے تکیہ کے نیچے ڈیلی لائٹ اور بائبل کو دیکھا۔ آپ ہر وقت ان دونوں کتب کا مطالعہ کرتی تھیں۔ آپکی مسیحی زندگی کا شجر اوصاف حمیدہ کے اثمار شیریں سے لدا ہوا تھا۔ مشتے نمونہ از خروارے۔

آپ کی زندگی کا یہ ایک خاصہ تھا کہ آپ دیگر مسیحی خاندانوں کو اور متعلقین کو مسیحی یگانگت اور محبت کی رسی سے گٹھ کر رکھتی تھیں۔ بحالت علالت آپ خندہ پیشانی سے پیش آتیں۔ اگر دو مسیحیوں میں ناراضگی پیدا ہو جاوے تو آپ صلح کروا دیتی تھیں۔ جب بندہ عبادت کرانے کے لئے جاتا تو آپ مذہبی کام میں خاص دلچسپی لیتی تھیں۔ غرضیکہ آپ میں کمال درجہ کی ہمدردی۔ دور اندیشی اور خود انکاری تھی۔ اور آپ کے دل میں خیر خواہی اور ہمدردی کے اعلے خیالات ہر وقت موجزن رہتے تھے۔ جب میں اور میری بیوی گذشتہ سبت کو عبادت کے لئے گئے۔ تو آپ اس وقت حالت نزع میں تھیں۔ ہمیں دیکھ کر خوش ہوئیں اور کہا کہ میرے سرھانے بیٹھ کر بائبل پڑھو۔ اور دعا کرو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ آپ میں روحانی زندگی بافراط تھی۔ جب آپ کی روح انسانی قالب سے پرواز کرنے کو تھی تو آپ کی ایک بیوہ بہن نے حسرت بھری نگاہ اور درد انگیز آواز اور دیدہ آبدار سے پکار کر کہا میری پیاری بہن ہمیں مجبور چھوڑ رہی ہو۔ جواب دیا اس کی مرضی پوری ہو۔ آپ یہاں تک ہر دلعزیز تھیں کہ کفن دفن کے وقت تمام یورپین سوسائٹی کے علاوہ اسٹیشن سٹاف بھی قبرستان میں موجود تھا۔

اس وقت آپ کے تینوں بیٹوں اور دو چھوٹی بیٹیوں اور دیگر خویش و اقارب کے لئے روحانی طاقت کی اشد ضرورت ہے میں التجا کرتا ہوں کہ ناظرین نور افشاں و دیگر خیر خواہ دوست و احباب ان سب کو اپنی دعاؤں سے مستفید فرمینگے کہ خداوند ان سب کو اپنا اصلی اطمینان اور صبر جمیل عطا فرمائے

پادری اے۔ ایس۔ ازریا لزالی

جالندھر کے دو ہفتے

مسیحی میلہ۔ بزرگ پادری ہنری گولکناتھ صاحب کی تحریک اور پیش اندیش کوشش سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی یادگار میں دوسری اور تیسری اپریل کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ دیہاتی مسیحی اور چھاؤنی جالندھر کے مسیحی مرد و عورت کافی تعداد میں شریک میلہ تھے۔ پادری گولکناتھ صاحب ڈسٹرکٹ منسٹری پادری جیکب صاحب۔ پاسٹر مشن چرچ جالندھر۔ پادری تھاربرن صاحب مسٹر ملک بخش سائیں سچا سنگھ صاحب اور مسٹر ایم۔ این بوز صاحب بلیٹھ مسٹر ولیم گولکناتھ صاحب نے خوب گل افشانیاں کیں۔ درس تدریس خوب ہوئے بھجن منڈلیوں نے بھی رونق دوبالا کی۔ چرچ کے "سیلف سپورٹ" کے مضمون پر بہت زوروں سے بحث و مباحثہ ہوا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ خاندہ دیہاتی مسیحی ابھی یہ بوجھ اٹھانے کے ناقابل ہیں۔

جلسہ یا میلہ دو دن کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوا۔ ہاں یہ بات قابل افسوس ہے کہ کھانے پینے کا انتظام کچھ قابل تعریف نہیں رہا جس کے منتظم بزرگ پادری سردار بوٹا سنگھ صاحب تھے۔ امید ہے کہ آئندہ موقعوں پر پادری صاحب زیادہ سرگرمی اور احتیاط فرمایا کریں گے۔

تبلیغی جلسے۔ منادی اور انجیل کی خوشخبری ساری قوم عموماً اور چھاؤنی جالندھر و دیہات متعلقہ چھاؤنی جالندھر خصوصاً سائیں سچا سنگھ صاحب کے شکر گزار اور مرہون منت ہیں کہ آپ بلا کسی معاوضے کے سچے دل سے مسیحی خدمت انجام دے رہے ہیں اور رکاوٹوں یا دوسری باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دل و جان سے انجیل کی خوشخبری گاؤں در گاؤں اور گھر بگھر سناتے پھرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سائیں صاحب کے دل میں قوم کے لئے سچا درد ہے۔ اور قوم کی خاطر تن من دھن نثار کرتے ہوئے بھی خندہ پیشانی تبلیغی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ لہذا درس و تدریس وعظ و منادی کے لئے سائیں سچا سنگھ صاحب پادری اور مسز تھاربرن صاحب۔ مس ہارڈی صاحبہ مسٹر آر۔ بی گھوش کے مشکور ہیں۔ دعاؤں کے لئے بابو چھجو مل صاحب شکیہ بابو فقیر مسیح اور مسٹر سنگھی لعل صاحب۔ بھجن منڈلی کے واسطے ماسٹر فضل سچا سنگھ بابو فقیر مسیح۔ بابو سیموئیل جھمو مل رام لوہا ہی کے خاص طور پر شکر گزار ہیں اور خداوند یسوع مسیح سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی کل برکتیں اور رحمتیں اپنی قوم جماعت پر اور اس کے ہر افراد پر کرے۔ ان صاحبان کو اور مضبوط دل اور ایمان عطا فرمائے آمین۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ کو جس نے مزدوروں کے خلاف آئین سازی کا ارادہ کیا ہے شکست دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مزدور شراب اور تمباکو کا استعمال ترک کر کے ضرب لگائیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کو آمدنی میں خسارہ ہوگا تو مزاج ٹھیک ہو جائیگا۔ (بندے ماترم)

ٹڈی دل پر قابو پانے کا طریقہ

کچھ عرصہ ہوا ہز ایکسیلنسی حضور گورنر بہادر پنجاب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اُس ٹڈی دل پر قابو پانے کے لئے جو سردی کے مہینوں میں صوبہ کے مختلف حصوں میں نمودار ہوا کوئی کارگر اور مؤثر کارروائی اختیار کی جائے۔ اس تصویر میں ممدوح الشان اس امر پر اظہار اطمینان فرما رہے ہیں کہ آنجناب کی خواہش پر عملدرآمد کرنے کے لئے مقامی کاشتکاروں اور محکمہ جات مال اور زراعت کے ارکان عملہ کی متفقہ کوششیں کامیاب ثابت ہوئیں۔ تصویر میں آدمیوں کے سامنے جو بڑا ڈھیر نظر آتا ہے یہ ٹڈیوں کے ایک سو من انڈے ہیں جو ضلع کیمبلپور میں موضع ہٹی کے قریب ایک چھوٹے سے رقبہ سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ ان انڈوں میں ایک ارب کے قریب چھوٹے اُمید کئے والے ٹڈیوں کے بچے ہونگے۔ جو دوا تم کی فصلوں کو تباہ کرنے کے بعد بقائے نسل کے لئے پروار ٹڈیوں کی شکل میں نمودار ہو جاتے۔ آبادی لوگ بعض اوقات خیال کرتے ہیں کہ ٹڈیوں کے مقابلہ کے لئے محض اُن کے انڈے جمع کر کے تلف کر دینا بیہودہ سی کوشش ہے۔ لیکن اوپر کی تصویر سے ظاہر ہے کہ یہ طریقہ بہت ہی مؤثر ہے۔ بشرطیکہ لوگ اُسے ہمت اور مستعدی کے ساتھ جاری رکھیں۔ اگر دیگر مقامات کے کاشتکار اس معاملہ میں محکمہ زراعت کے مشورہ پر عمل کریں۔ اور اُن آفتوں کے انسداد کے لئے آپس میں مل کر کام کریں تو جو نتائج کیمبلپور میں حاصل ہوئے ہیں ویسے ہی اور جگہوں میں بھی حاصل ہونگے۔ اگر ٹڈی دل بالکل تباہ نہ بھی ہو تو بھی جو نقصان اس سے ہوتا ہے وہ بہت حد تک کم ضرور ہو جائیگا۔ پیشتر اس کے کہ ٹڈیوں کے بچے اچھی طرح اُڑنے لگیں۔ اس وبا کے مقابلہ کا ایک اور سادہ مگر مؤثر طریقہ یہ ہے کہ زمین میں کھائیاں کھود دی جائیں اور ٹڈیوں کے بچوں کو ان میں اُٹھا اُٹھا کر لایا جائے اور دبا دیا جاوے۔ محکمہ زراعت زمینداروں کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہے اور موجودہ صورت میں ٹڈی دل پر قابو حاصل کرنے کے لئے جو کھیتوں کو اس قدر تباہ کرتے ہیں جو مشورہ بھی دے سکتا ہے دیگا۔

مظفر خاں ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور

خبریں

لنڈن ۲۹ اپریل۔ چین کی فوجی صورت و حالات کو لندن میں پریشانی بخش بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ جنرل لسوے مقامی کمانڈ۔ چنگیانگ نے پھر برطانوی مراعاتی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور چنگ کائی شیک کے استناعی احکامات کے باوجود نونفل کا میں فوجوں کو مقیم کیا۔ سرمائل ہمپسن لندن کے ساتھ مسلسل نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ اور پیکن میں طاقتوں کے سفیر ابھی تک بحث مباحثہ میں مصروف ہیں۔

(رینے ٹر)

پیکین ۲۹ اپریل۔ ایک خاص عدالت نے تین مرد اور ایک عورت کمیونسٹ کو جو سوویٹ سفارتگاہ سے گرفتار کئے گئے تھے۔ بارہ بارہ سال قید کی سزا دی اور سات کو دو دو سال۔ کمیونسٹ لیڈر لشیاؤ اور اُسکی بیوی اور دو لڑکیاں اور چند دیگر آدمی رہا کئے گئے۔ ابھی تک کسی گرفتار کردہ روسی کو سزا نہیں دی گئی۔

(ر)

معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نانکن کی لوٹ مار کے متعلق دیگر طاقتوں کے ساتھ نہ ملکر انفرادی طور پر چینی قوم پرست گورنمنٹ کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ شروع کریگا۔ برطانیہ کلاں اغلباً جاپان کے ساتھ تعاون کریگا۔

(ر)

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

اشتہار کتب

حل مشکلات حصہ اول۔ دنیا کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے۔ خدا اور دنیا کی نسبت مسیحیت اور اس کے مخالفوں کے بیانات۔ خدا کی ہستی۔ فطرت اور انسان اور دنیا کے محاد اور ابتری کی نسبت مسیحی دین کی رائے وغیرہ صفحہ ۲۰۰ - ۳ /

حل مشکلات حصہ دوم۔ مسیحی مذہب کا سب سے بڑا دعوےٰ۔ خدا کا مسیح میں مجسم ہونا۔ تجسم اور دنیا کی تجویز۔ تجسم کا انجام وغیرہ۔ صفحہ ۱۲۱ - ۳ /

حقیقی عرفان۔ پادری عماد الدین صاحب کے بارہ رسالوں کا مجموعہ صفحہ ۱۴۰ - ۶ /

ہدایت الاطفال مصنفہ رسالہ کی نسبت بچوں کو ہدایتیں صفحہ ۴۴ - ۳ پائی۔

ہوائے زمانہ و دوائے زمانہ۔ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کے اشعار و غزلیات۔ صفحہ ۷۶ - ۱ /

ایک عجیب پیشینگوئی۔ اس سوال کا جواب کہ کیا انجیل کی منادی ساری دنیا میں ہو چکی ہے صفحہ ۴ پائی۔

حدیقۃ السوسن۔ از مسز شیپرڈ صاحبہ۔ ایک مفید کہانی جس کی صرف دس جلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۱۲ - ۱ /

ہدایت الدنیاء انگریزی کتاب "لیڈی اینڈ آیا" کا اُردو ترجمہ صفحہ ۱۲۸ - ۳ /

حکمت الالہام۔ از پادری ٹھاکر داس صاحب مرحوم۔ مسئلہ الہام پر مفصل بحث حصہ اول ۸ /۔ حصہ دوم ۸ /

فرض بشارت بشارت کی حقیقت۔ بشری تیاری اور کارگزاری کے متعلق کارآمد ہدایات صفحہ ۴۲ - ۳ پائی۔

المشتہر
سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور



انہوں نے مناسب جان کر اپنے جگر کے ٹکڑے کو پہلے پہل دینی تعلیم دلائی۔ اور ۱۸۷۲ء میں لاڈلے بیٹے کو مسجد شریف میں داخل کرا دیا۔ ڈیڑھ برس آپ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے (یاد رکھیں وہ ماں باپ جو سب سے پہلے دین یعنے خدا کا فکر رکھتے ہیں) بعد کو اسلامیہ ورنیکلر مڈل سکول میں داخل کئے گئے۔ آٹھ سال وہاں پڑھتے رہے۔ جب سکول کا کورس ختم کر لیا تو دو سال تحصیل بٹالہ میں طبیب حاذق کے پاس علم حکمت حاصل کرتے رہے۔ بعد یعنی ۱۸۸۱ء میں آپ کی شادی کی رسم موضع کٹھیالہ میاں ہیٹھ کے ایک شریف خاندان چودھری باگے خاں راجپوت کی دختر کے ساتھ ادا کی گئی۔ اس مبارک رسم کی ادائیگی کے بعد آپ کے والد صاحب نے اپنے نوجوان ہونہار فرزند کے لئے محکمہ تحصیل پسند کیا۔ کیونکہ آپ کو تحصیل پسرور علاقہ ضلع سیالکوٹ میں محرر جوڈیشل اور محرر رجسٹرار کے لئے پیش کر کے نوکر رکھوا دیا۔ اس زمانے میں آپ کی طبیعت میں ایک عجیب قسم کا مذہبی جوش تھا اور مسیحی مذہب کیلئے تو آپ قاتل دشمن تھے۔ چنانچہ ۱۸۸۳ء میں تثلیث کے مسئلہ پر ایک دیسی (انگریز) خادم الدین صاحب کے ساتھ لڑ پڑے انہیں دنوں میں دلیر مرد خدا جناب بزرگوار پادری ٹھاکر داس صاحب کا آپ سے ٹاکرا ہو گیا۔ ان کے ساتھ بھی کئی سال لڑتے جھگڑتے رہے۔ مگر اس پہلوان نے بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور اس خوبی اور متانت کے ساتھ نجات دہندہ کی زندگی اور تعلیم کو پیش کیا اور سمجھایا کہ جناب قائل ہو گئے۔ اور لگے انجیل مقدس روزمرہ پڑھنے اور مذہبی تحقیقات کرنے۔ چونکہ موضع بٹالہ ضلع گورداسپور میں آپ کے چند رشتہ دار تھے۔ ملازمت چھوڑ کر وہاں چلے گئے۔ وہاں پر جاتے ہی آپ کی ملاقات بٹالہ کے مشہور و معروف مشنری جناب پادری وایٹ بریخٹ صاحب بہادر سے ہوئی۔ انہوں نے آپ کو بڑی خوشی سے اپنے پاس رکھ لیا اور مدت تک مکتی داتے کی بابت سمجھاتے رہے اور انہیں کے دست مبارک سے ۱۸۹۵ء میں اصطباغ پایا۔

مسیحی ہوئے ابھی چند دن ہوئے تھے کہ مسز خیرالدین صاحبہ تین بچے یعنی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا بے ماں چھوڑ کر اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔ جن میں سے لڑکیاں تو دونوں فوت ہو چکی تھیں اور لڑکا بنام فضل الدین خدا تعالےٰ اُن کی عمر دراز کرے حیات ہے اور بنوں میں سب اوورسیر کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

چونکہ وہاں پر رہنے سے آپ کو رشتہ دار تنگ کرتے تھے ۱۸۹۵ء میں جناب پادری وایٹ بریخٹ صاحب نے آپ کو سی۔ ایم۔ ایس ہوسپٹل ڈیرہ غازیخاں میں بھیج دیا۔ اور وہاں پر کام کرتے ہوئے ڈیرہ غازیخاں کے تمام علاقہ میں جہاں جہاں آپ کو سول سرجن صاحب نے حکم دیا دورہ کرتے رہے اور لوگوں کا جو قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا تھے علاج معالجہ کرتے پھرے اور ۱۸۹۴ء میں آپ کی دوسری شادی شہر امرتسر میں ایک شریف تعلیم یافتہ لڑکی سے ہوئی۔ وہاں صرف چند یوم رہ کر واپس ڈیرہ غازیخاں چلے گئے۔ اور ایک برس بعد یعنے ۱۸۹۵ء کو لاہور ڈونٹی کالج میں داخل ہوئے۔ وہاں کا کورس پڑھتے ہوئے میڈیکل کالج میں بھی دو گھنٹے تک ڈاکٹری لکچروں میں شامل ہوتے رہے (ایک کام دو کاج کا مسئلہ حل ہوتا رہا) ہر دو کالجوں سے کامیابی حاصل کر کے ڈیرہ غازیخاں اپنی خدمت پر جا لگے۔ وہاں پر کچھ عرصہ رہ کر ۸ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو سخی سرور میں جو ڈیرہ سے تیس میل مغرب جانب پہاڑی علاقہ میں واقعہ ہے سب اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ وہاں پر کام کرتے ہوئے بلوچستان کے تمام بڑے بڑے شہروں۔ قصبوں گاؤں۔ بستیوں میں سال بسال تین ماہ تک سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو میل تک دورہ کرتے تھے اور سنگدل لوگوں کو روحانی و جسمانی خوراک سے سیر کرتے تھے۔ بلوچی۔ ڈیروی۔ سندھی کھتر انگی زبان بولنے کی آپ کو اس قدر مہارت تھی کہ بولتے وقت کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ آپ پنجابی ہیں یا بلوچستانی +

آج تک بلوچستان کے ہندو مسلمان بچے سے جوان بوڑھا تک دعائے خیر دیتے ہوئے یاد کرتے اور کہتے کہ خیرالدین جیسے پنجاب بھر میں نہ پیدا ہونگے اور نہ کوئی ہماری خبر لیگا۔ پیدل چلکر گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر تنگی و ترشی سہتے ہوئے ہمارے پاس آنا اسی مرد خدا کا کام تھا۔

علم حکمت۔ علم الٰہی میں خدا کے فضل سے آپکو کمال حاصل تھا۔ صبح سے شام تک برابر تن دہی۔ جانفشانی اور محنت سے کام کرتے رہتے اور کبھی بھی نہ تھکتے تھے حقیقت میں آپ بلوچستان کی خود مغز اقوام کے درمیان خداوند یسوع مسیح کے وفادار سپاہی تھے۔ (باقی باقی)

راقم۔ جے۔ فاضل مسیح

بچوں کی تعلیم کے لئے نئی کتابیں

این۔ آئی۔ سی ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد کی طرف سے ہمیں برائے ریویو ذیل کی کتب موصول ہوئی ہیں

۱۔ مسیحی مدرسوں میں مسیحی بچوں کے مذہبی تعلیم دینے کے سلسلہ وار طریقے مع رسالہ برائے تعلیمین درجہ (ب) مسز سی۔ ای پیلے ضخامت ۱۷۱ صفحہ قیمت ۵ر

۲۔ زبور اور نبیوں کی کتابوں سے چنے ہوئے مضامین رومن اردو مؤلفہ پادری جے۔ ایم میکفی صاحب ایم۔ اے صفحہ ۳۷ قیمت ۸ر

۳۔ اس کے جھنڈے کے نیچے۔ ایک ڈرامہ مترجمہ پادری ای۔ پی جینویر صاحب پی۔ ایچ ڈی صفحہ ۲۰ قیمت ۴ر

۴۔ مسیحی سخاوت۔ رومن اردو۔ پادری جیت سنگھ صاحب صفحہ ۸ قیمت ۲ پائی۔

۵۔ مشرح فہرست کتب ہندی لٹریچر نارتھ انڈیا کرسچین ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی ۱۸ کلائیو روڈ الہ آباد ۱۹۳۷ء

۶۔ بادشاہ اور اسکا عجیب و غریب محل۔ مترجمہ ٹھاکر مولہر سنگھ صاحب صفحہ ۸ قیمت ۴ر

ہم نے کتب مافوق کو بغور پڑھا۔ نمبر اول و دوم و دوم و ششم کی کتب کے فاضل مصنفوں کی کوششیں بھی بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ہر اعتبار سے قابل ستائش ہیں۔

ہر ایک مسیحی مدرسے میں وہ درسی کتب مقرر ہونے کے لائق ہیں۔ ہر ایک مسیحی خانہ ان میں بچوں کی تعلیم کے لئے ان کتب کا موجود ہونا انہیں ضروری ہے۔ ہر ایک کتاب زمانہ کی ضرورت کا جواب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلےٰ ہے۔ ہمارے خیال میں سوسائٹی مذکور نے ان کتب کو شائع فرما کر مسیحیوں پر کمال احسان کیا ہے ہم رائے بہادر مکرجی صاحب کو ان کتب کی اشاعت کے لئے صدق دل سے مبارکباد کہتے ہیں۔ مسیحی پبلک کو ان کتب سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

شائقین نارتھ انڈیا ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی ۸ اسٹاؤ روڈ الہ آباد سے طلب فرمائیں۔

امریکہ کے ایک شخص نے آٹھ ہزار دو سو ٹکڑے مختلف قسم کی لکڑیوں کے تمام دنیا سے فراہم کر کے انکی ایک میز تیار کی ہے اور اس لحاظ سے کہ اسکی کوئی لکڑی دوسری سے نہیں ملتی یہ پہلی صنعت انسانی اپنی قسم کی کہلائی جا سکتی ہے (زمینہ امنڈے ایڈیشن)

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ۱۲/۱

سکول ہذا کا اعلےٰ مقصد یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے تعلیم یافتہ جماعتوں کے لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں ایک اعلےٰ تعلیم دی جاوے۔

وارڈن یہ پرنسپل سکول فادر بنشی نہال چند اور ہاؤس فادر ڈاکٹر عنایت مسیح ہیں۔ تمام دن طلباء کی نگہبانی اچھی طرح کی جاتی ہے اور اُن کو کافی آزادی ملتی ہے جس میں کہ وہ اپنے چال چلن کی بہتری کے لئے ترقی کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال انٹرنس کی جماعت میں ۱۱ طلبا بیٹھے۔ جن میں ۹ کامیاب ہوئے اور اُن میں سے کوئی بھی تیسرے درجہ میں نہ آیا۔

پڑھائی امسال ۲۹ اپریل سے شروع ہوگی سکول ہذا میں کچھ وظائف بھی لڑکوں کے لئے مقرر ہیں جو کہ سکول شروع ہونے پر حاصل ہو سکتے ہیں*

ضرورت ۲/۴

۱۔ ڈفرن ہاسپٹل کوئٹہ کو ایک نرس اور فیمیل کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے جو بغیر ہرج و نقصان کلوروفارم وغیرہ سونگھانے میں بھی مشاق ہو تنخواہ مبلغ ۵۰ روپیہ سے ۷۰ روپیہ ماہوار تک ملیگی۔ اس کے ساتھ رہائش کے لئے مکان۔ اینڈھن۔ دھوبی اور یونیفارم الاؤنس مفت ملیگا۔

۲۔ دائی کے کام کی تعلیم کے لئے عورتوں کی بھی ضرورت ہے جنکو مبلغ ۱۵ روپیہ ماہوار سے ۲۰ ماہوار تنخواہ یا وظیفہ دیا جائیگا۔

۳۔ ڈولیڈین میں ایک نرس کی ضرورت ہے۔ جسے مبلغ ۶۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ قلعہ سیف اللہ میں مبلغ ۵۰ روپیہ تنخواہ ملیگی۔ اور جہاڑیٹ میں بھی مبلغ ۵۰ روپیہ تنخواہ ماہوار ملیگی۔

۴۔ ہندو لاج میں ایک تربیت یافتہ دائی کی ضرورت ہے۔ جسے مبلغ ۳۵ سے ۴۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ امیدواروں کو اپنی تازہ اسناد کے نقول کے ساتھ اپنی درخواستیں لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہاسپٹل کوئٹہ کے نام جلد روانہ کرنا چاہئے۔

المشتہر۔ لیڈی ڈاکٹر ہاسپٹل کوئٹہ۔ بلوچستان۔

مسیحی کاشتکاران پنجاب خوشخبری ۱۲/۲

امسال فصل گندم تھوڑی وناقص ہے۔ سو جلد گھبرا جائیگی کاشتکاران کو مئی جون جولائی میں کام کم ہوگا بجائے اس دو آدمی و ۳ جوڑی بیل ہوں ایک جوڑی اپنے کام کے لئے رکھ لیں دوسری مئی جون جولائی کے لئے سرالیوالہ متصل گوجرانوالہ کاشت منجی کے لئے ہمارے پاس بھیج دیں تو ۳ ماہ میں فی بل بیس کیلے منجی کاشت ہوگی۔ یہاں پر پیداوار فی کیلہ آٹھ مانی تک ہے قیمت فی مانی ۲۵ روپیہ اور حصہ مزارعہ ۲/۳ پس پیداوار فی بل کیلے × حصہ × مانی × روپے = روپے ہو سکتی ہو
۲۰　۲/۳　۸　۳۵　۲۶۶۶

المشتہر

جے۔ ڈانیل

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں ۱۲/۵

(۱) دمہ خشک ہو یا تر۔ پرانا ہو یا نیا مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دوہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہوکر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ؏

(۲) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تیئہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رُک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ ڈاکٹر ای۔ این اوسیڈایہ
خورجہ۔ ضلع بلند شہر

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے سکول فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات ؏ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

بموجب نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں جرکت اعلےٰ ۔۔۔ کردو کو دل ۔۔۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔